ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:8اکتوبر1953

منّر وا ملز لمیٹڈ۔

بنام

ان کے کارکنان

[مہر چند مہاجن، بی کے مکھرجی اور جگند ھاداس جسٹس صاحبان]

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947، دفعات 7، 8، 10 — مقررہ مدت کے لیے ٹریبونل تشکیل دیا گیا- سابقہ ٹریبونل کے ذریعے مکمل طور پر نمٹائے نہ جانے والے مقدمات کی سماعت کے لیے نئے ٹریبونل کا قیام- قانونی حیثیت -ریاستی حکومت کے اختیارات۔

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 7 کے تحت، مناسب حکومت کو ایک مقررہ مدت کے لیے صنعتی ٹریبونل تشکیل دینے اور اس مدت کی میعاد ختم ہونے پر ایک نیا ٹریبونل تشکیل دینے، پچھلے ٹریبونل کو دیے گئے تمام حوالوں کی سماعت اور ان کو نمٹانے کا کافی اختیار حاصل ہے جنہیں اس ٹریبونل نے نمٹا نہیں تھا۔

اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 140 سے 143 اور 156 اور 157، سال 1953۔

عدالت عظمیٰ کی طرف سے 23 اپریل 1953 کے اپنے حکم کے ذریعے، بھارت کے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل ، تیسرے بینچ، مدراس کے 19 دسمبر 1952 کے فیصلے سے، اپیل نمبر بمبئی 52/245، 52/246، 52/247 اور 52/248 میں دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

سی۔ کے۔ دپھتری، سالیسیٹر جنرل برائے بھارت، (جے۔ بی۔ داداچنجی، ان کے ساتھ) تمام اپیلوں میں اپیل گزاروں کے لیے۔

دیوانی اپیل نمبر 140 سے 143 میں جواب دہندگان کے لیے ایس موہن کمار منگلم۔

دیوانی اپیل نمبر 156 اور 157 میں جواب دہندگان کے لیے ایچ جے امریگر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

8.1953 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے سنایا۔

حکومت میسور نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 7 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کے تحت 15 جون 1951 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ایک سال کی مدت کے لیے ایک صنعتی ٹریبونل تشکیل دیا جس میں ایک چیئرمین اور دو اراکین شامل تھے جو صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایکٹ کی توضیعات کے مطابق تھے۔ اس نے مندرجہ ذیل افراد کو چیئرمین اور اس کے اراکین کے طور پر مقرر کیا:--

صدر: راجا دھرما پرسکتا

ٹی سنگاراویلو مدلیار۔

اراکین: جناب محمد شیرف۔

سری ایس رنگارمیا۔

منّر وا ملز لمیٹڈ، بنگلور کے انتظامیہ اور کارکنوں کے درمیان دو تنازعات اور میسور اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، بنگلور کے انتظامیہ اور کارکنوں کے درمیان دو دیگر تنازعات کو فیصلے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 10(1)(c) کے تحت مذکورہ انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا تھا۔ کئی دیگر تنازعات کو بھی اسی ٹریبونل میں فیصلے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ 15 جون 1952 تک، جب ایک سال کی مدت ختم ہوئی، ٹریبونل نے اپنے حوالے کیے گئے 22 تنازعات میں سے صرف 5 کو نمٹا دیا تھا۔ ان چار تنازعات میں جن سے ہمارا تعلق ہے، ٹریبونل نے صرف مسائل تیار کیے تھے اور کوئی ثبوت ریکارڈ کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھا تھا۔

27 جون 1952 کو حکومت نے ایک اور نوٹیفکیشن کے ذریعے ان تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک اور ٹریبونل تشکیل دیا اور ایکٹ کی دفعہ 10 (1) (c) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے پہلے ٹریبونل کے ذریعے غیر حل شدہ تمام تنازعات کو نئے تشکیل شدہ ٹریبونل کے حوالے کر دیا۔ یہ نوٹیفکیشن بہت خوش کن الفاظ میں نہیں تھا اور نچلی عدالتوں میں اور ہمارے سامنے بھی کافی تبصرے کا موضوع رہا ہے۔ یہ اس طرح چلتا ہے:--

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"جبکہ نوٹیفکیشن نمبر L.W 68-51-2.L. S 1075.، مورخہ 15 جون 1951، صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی توضیعات کے مطابق صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک صنعتی ٹریبونل، ایک سال کی مدت کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔

اور جب کہ ایک سال کی مذکورہ مدت ختم ہو چکی ہے جس سے چیئرمین اور دو اراکین دونوں کے عہدے خالی ہو گئے ہیں، یعنی:

صدر: سری ٹی سنگاراویلو مدالیار

اراکین: جناب محمد شیرف،

سری ایس رنگارمیا۔

اس لیے اب صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی توضیعات 7 اور 8 کے تحت دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے میسور کے عزت ماب مہاراجہ میسور نے ریاست میسور میں صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک صنعتی ٹریبونل تشکیل دیا ہے۔

صدر: سری بی آر راملنگیا۔

اراکین: جناب محمد شیرف۔

سری کے شامارا جا آئینگر۔

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 10(1)(c) کے تحت، عزت ماب مہاراجہ کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اس نوٹیفکیشن کے تحت تشکیل شدہ ٹریبونل 15 جون 1951 کے نوٹیفکیشن کے تحت تشکیل شدہ پچھلے ٹریبونل کو دیے گئے تمام حوالوں کی سماعت کرے گا اور انہیں نمٹائے گا، اور جو 15 جون 1952 کو غیر حل شدہ رہے ہیں۔"

جب دوسرا ٹریبونل ان چار تنازعات کی سماعت کے لیے آگے بڑھا جو ان اپیلوں کا موضوع ہیں، تو آجروں نے تنازعات کو سننے اور نمٹانے کے لیے ٹریبونل کے دائرہ اختیار کے حوالے سے متعدد ابتدائی اعتراضات اٹھائے، جن میں بنیادی دلیل یہ تھی کہ (1) پہلے ٹریبونل کی زندگی کے لیے مقرر کردہ ایک سال کی وقت کی حد غیر مجاز اور غیر قانونی تھی اور اس لیے اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے باوجود پہلا ٹریبونل موجود رہا۔ (2) کہ حکومت اس سے پہلے ٹریبونل کو بھیجے گئے تنازعات کو واپس نہیں لے سکتی، جب تک کہ پہلے ٹریبونل کے ممبران اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دستیاب ہوں اور وہ دفعہ 8 اس کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں تھا؛ اور (3) کہ نئے تشکیل شدہ ٹریبونل کے ذریعے ان تنازعات کی سماعت، چاہے اس کے پاس ان کی تفریح کا دائرہ اختیار ہو، اس مرحلے سے شروع نہیں کی جاسکتی تھی جس پر وہ پہلے ٹریبونل کے ذریعے چھوڑے گئے تھے اور اسے نئے سرے سے شروع کیا جانا چاہیے۔

ملازمین نے ان تجاویز کا مقابلہ کیا اور دعویٰ کیا کہ حکومت دفعہ 7 کے تحت ایک یا زیادہ انڈسٹریل ٹریبونلز تشکیل دینے کی مجاز ہے اور یہ تجویز کرنے کے لیے اس کے لیے کھلا ہے کہ یہ ٹریبونلز محدود مدت کے لیے کام کریں؛ کہ 27 جون 1952 کا نوٹیفکیشن ایکٹ کی دفعہ 7 اور 8 دونوں کے تحت درست تھا اور دوسرا ٹریبونل مناسب طریقے سے تشکیل دیا گیا تھا اور اسے ایکٹ کی دفعہ 10(1)(c) کے تحت اس کے حوالے کیے گئے تنازعات پر دائرہ اختیار حاصل تھا اور قانون میں ڈی نووو ٹرائل کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

دوسرے ٹریبونل نے آجروں کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی اعتراضات کو مسترد کر دیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ حکومت ایک محدود مدت کے لیے پہلا ٹریبونل تشکیل دینے کی مجاز ہے، کہ دوسرا ٹریبونل مناسب طریقے سے تشکیل دیا گیا تھا اور جو حوالہ جات دیے گئے تھے وہ مناسب تھے اور اس مرحلے سے آگے بڑھایا جاسکتا ہے جس پر پہلے ٹریبونل نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔ اس حکم کے خلاف آجروں نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، نمبر 245 سے 248، سال 1952 میں اپیلوں کو ترجیح دی۔ انہوں نے عدالت عالیہ کے سامنے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت، سی پی نمبر 79 اور 80، سال 1952-53، ممنوعہ رٹس کے معاملے کے لیے بھی رٹ درخواستیں دائر کیں جو دوسرے ٹریبونل کو چار تنازعات کے فیصلے کے ساتھ آگے بڑھنے سے منع کرتی ہیں، جو اپیلوں کا موضوع ہے۔ اپیلوں کے ساتھ ساتھ رٹ درخواستوں میں فیصلے کے لیے پیدا ہونے والے نکات کافی حد تک ایک جیسے تھے۔ ان حالات میں عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کی سماعت اس وقت تک ملتوی کر دی جب تک کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے اپیلوں کی سماعت نہ ہو جائے۔

لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے 19 دسمبر 1952 کے اپنے حکم سے تمام اپیلیں مسترد کر دیں اور اس کے بعد میسور کی عدالت عالیہ نے 25 مارچ 1953 کے اپنے حکم سے بھی رٹ کی درخواستیں مسترد کر دیں۔ تاہم، اس نے آجروں کو اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے چھٹی کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ آجروں نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے درخواستیں دائر کیں جو اس کے سامنے اپیلوں میں منظور کیے گئے تھے، اور اس عدالت نے 23 اپریل 1953 کے حکم کے ذریعے اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت دے دی۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب ہمارے سامنے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، سی اے نمبر 140 سے 143، سال 1953 کے حکم کے خلاف چار اپیلیں ہیں اور آئین کے آرٹیکل 226، سی اے نمبر 156 اور 157، سال 1953 کے تحت آجروں کی درخواست کو مسترد کرنے والے عدالت عالیہ کے حکم سے ہمارے سامنے دو اپیلیں ہیں۔

چونکہ یہ تمام اپیلیں قانون کا ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں اس لیے انہیں آسانی سے ایک فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جا سکتا ہے۔

آجروں کی طرف سے پیش ہوئے جناب دپھتری نے دلیل دی کہ آجروں اور ملازمین کے درمیان چار تنازعات جو 15 جون 1951 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے تشکیل شدہ انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجے گئے تھے، اب بھی اس ٹریبونل کے سامنے زیر التوا ہیں اور یہ وہ ٹریبونل اور وہ ٹریبونل ہی تھا جو ان پر فیصلہ دے سکتا تھا اور ان پر اپنا فیصلہ دے سکتا تھا اور یہ کہ 27 جون 1952 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے تشکیل شدہ دوسرے ٹریبونل کو حوالہ جات پر غور کرنے یا ان سے متعلق کوئی ایوارڈ دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ یہ دلیل دی گئی کہ صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت حکومت میں محدود مدت کے لیے ٹریبونل کے تقرر کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور یہ کہ اس کا اختیار صرف ٹریبونل تشکیل دینے اور کچھ تنازعات کو اس کے حوالے کرنے کا ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ ایکٹ کی توضیعات میں یہ مضمر ہے کہ ایک بار مقرر ہونے والا ٹریبونل اس کے حوالے ختم ہونے کے بعد ہی کام کرنا بند کر سکتا ہے، یعنی اس کے اپنا فیصلہ دینے کے بعد۔ مزید زور دیا گیا کہ ایک بار جب حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت حوالہ دیا ہے تو اسے ٹریبونل سے واپس لینے اور اسے کسی دوسرے ٹریبونل کے حوالے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ تجویز دی گئی کہ پہلے ٹریبونل کے اراکین کو ان حوالوں کو سننے اور اپنا فیصلہ دینے کی ہدایت کی جانی چاہیے۔ ہماری رائے میں، ان میں سے کسی بھی تنازعہ کو ایکٹ کی توضیعات پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ایکٹ کی دفعہ 7 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"مناسب حکومت اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک یا زیادہ صنعتی ٹریبونل تشکیل دے سکتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

(2) ٹریبونل آزاد اراکین کی اتنی تعداد پر مشتمل ہو گا جسے مناسب حکومت مقرر کرنا مناسب سمجھے، اور جہاں ٹریبونل دو یا زیادہ اراکین پر مشتمل ہو، ان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کیا جائے گا..................................."

دفعہ 8 میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے کسی عدالت یا ٹریبونل کے چیئرمین یا کسی دوسرے رکن کے عہدے میں کوئی خالی جگہ واقع ہوتی ہے تو مناسب حکومت، چیئرمین کی صورت میں، اور کسی دوسرے رکن کی صورت میں، اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے، جیسا بھی معاملہ ہو، دفعہ 6 یا دفعہ 7 کی توضیعات کے مطابق، ایک اور آزاد شخص کا تقرر کر سکتی ہے، اور کارروائی عدالت یا اس طرح تشکیل نو شدہ ٹریبونل کے سامنے جاری رکھی جا سکتی ہے۔ دفعہ 7 حکومت کے اختیارات کو کسی بھی طرح سے محدود یا محدود نہیں کرتی اور یہ فراہم نہیں کرتی کہ ٹریبونل کو محدود مدت کے لیے یا محدود تعداد میں تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لیے تشکیل نہیں دیا جا سکتا۔ جس نوعیت اور مقصد کے لیے انڈسٹریل ٹریبونلز تشکیل دیے گئے ہیں اس سے یہ بالکل واضح ہے کہ ایسے ٹریبونلز کو مستقل طور پر تشکیل نہیں دیا جانا چاہیے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب کچھ صنعتی تنازعات پیدا ہوتے ہیں کہ اس طرح کے ٹریبونل تشکیل دیے جاتے ہیں اور عام طور پر اس طرح کے ٹریبونل اس وقت تک کام کرتے ہیں جب تک کہ ان کے حوالے کیے گئے تنازعات کو نمٹا نہ دیا جائے۔ لیکن اس صورت حال سے یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ حکومت ان ٹریبونلوں کی مدت کے لیے کوئی وقت کی حد طے کرنے کے لیے تیار نہیں ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ وہ تیزی سے کام کریں اور دیرپا انداز میں کام کر کے اپنے وجود کو طول نہ دیں۔ تاہم، جناب دپھتری نے دعوی کیا کہ اگرچہ دفعہ 7 کی زبان اتنی وسیع تھی کہ اس کے فقرے میں حکومت کو کسی بھی مدت کے لیے ٹریبونل تشکیل دینے کا اختیار شامل تھا، لیکن اس کی زبان کی اس وسیع تعبیر کو ایکٹ کی دیگر دفعات کے ذریعے محدود کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے دفعہ 4 کی توضیعات کا حوالہ دیا جو مصالحتی افسران سے متعلق ہے۔ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ مصالحتی افسر کو کسی مخصوص علاقے کے لیے یا کسی مخصوص علاقے میں مخصوص صنعتوں کے لیے یا ایک یا زیادہ مخصوص صنعتوں کے لیے اور مستقل طور پر یا محدود مدت کے لیے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ مصالحتی افسران کے فرائض کی نوعیت مختلف نوعیت کی ہونے کی وجہ سے اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ انہیں مستقل طور پر یا محدود مدت کے لیے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ان توضیعات سے انڈسٹریل ٹریبونلز کے حوالے سے ایک ہی یا مختلف ارادے کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ انہیں کسی خاص تنازعہ کے لیے عارضی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ٹریبونلز کی تشکیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے حوالے سے حکومت کے اختیارات پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی تھی، اور حکومت کو بہت وسیع صوابدید دی گئی تھی اور وہ انہیں کسی بھی محدود وقت کے لیے یا کسی خاص معاملے یا مقدمات کے لیے مقرر کر سکتی تھی جو اسے مناسب لگے اور جیسا کہ کسی خاص علاقے یا کسی خاص معاملے میں صورتحال کا مطالبہ کیا گیا ہو۔ اس کے بعد اس تجویز کے لیے ایکٹ کی دفعہ 15 سے 20 کی توضیعات کا حوالہ دیا گیا کہ ایک بار ٹریبونل کو حوالہ دیے جانے کے بعد، فیصلہ اس ٹریبونل کے ذریعے کیا جانا چاہیے اور صرف اس ٹریبونل کو ہی ایوارڈ دینا چاہیے، اور یہ کہ ٹریبونل کی عمر کو فیصلے کے لیے تنازعہ کے حوالہ کی تاریخ اور ایوارڈ کی تاریخ کے درمیان کم نہیں کیا جا سکتا۔ دفعہ 15 میں کہا گیا ہے کہ جہاں کسی صنعتی تنازعہ کو فیصلہ سنانے کے لیے ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے، وہ اپنی کارروائی تیزی سے کرے گا اور جتنی جلدی ممکن ہو اس کے اختتام پر اپنا فیصلہ مناسب حکومت کو پیش کرے گا۔ ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ جناب دپھتری دلیل کی حمایت کرنے والے دفعہ توضیعات سے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک شق ہے جس میں ٹریبونل کو تیزی سے کام کرنے اور جلد از جلد اپنا فیصلہ سنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ دفعہ 20(3) ان شرائط میں ہے:-

"ٹریبونل کے سامنے کارروائی فیصلہ سنانے کے لیے تنازعہ کے حوالہ کی تاریخ کو شروع ہوئی سمجھی جائے گی اور ایسی کارروائی اس تاریخ کو ختم ہوئی سمجھی جائے گی جس پر دفعہ 17-A کے تحت ایوارڈ قابل نفاذ ہو جاتا ہے۔"

یہ دفعہ کارروائی کے خاتمے اور آغاز کے لیے تاریخ یا نقطہ آغاز کا تعین کرتا ہے۔ یہ دیکھنا مشکل ہے کہ یہ کسی بھی طرح سے حکومت کے محدود مدت کے لیے ٹریبونل مقرر کرنے کے اختیار کو کم کر دیتا ہے۔ دفعہ 33 کی توضیعات کا بھی حوالہ دیا گیا جو فیصلے میں کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران سروس کی شرائط سے متعلق ہیں۔ اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ فیصلہ آنے تک کارکنوں کی خدمت کی شرائط میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ ہماری رائے میں، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل اور عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ ان دفعات سے یہ نہیں مانا جا سکتا کہ توضیعات 7 میں یہ مضمر ہے کہ حکومت ٹریبونل کو بھیجے گئے تنازعہ کو واپس نہیں لے سکتی یا ٹریبونل کی تقرری محدود مدت کے لیے نہیں کر سکتی۔ ہماری رائے میں، دفعہ 7 کی توضیعات کے تحت، مناسب حکومت کو محدود وقت کے لیے ٹریبونل تشکیل دینے کا کافی اختیار حاصل ہے، اس ارادے سے کہ اس وقت کی میعاد ختم ہونے پر اس کی زندگی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ لہذا جناب دپھتری کی یہ دلیل کہ ایک سال کی مدت کے لیے پہلے ٹریبونل کا تقرر کرنے کا نوٹیفکیشن غیر قانونی تھا اور یہ کہ پہلا ٹریبونل موجود ہے، بے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اختیار ہے۔ان کی مزید دلیل کہ حکومت پہلے ٹریبونل کو بھیجے گئے دلیل کو اس وقت تک واپس نہیں لے سکتی جب تک کہ پہلے ٹریبونل کے ممبران دستیاب ہوں اور اسے دوسرے ٹریبونل کے حوالے نہ کر سکیں، بھی برقرار نہیں رہ سکتی۔

جناب دپھتری نے پھر دلیل دی کہ کسی بھی صورت میں 27 جون 1952 کو جاری کیا گیا نوٹیفکیشن عیب دار اور غیر قانونی تھا اور اس کی طاقت سے دوسرا ٹریبونل مناسب طریقے سے تشکیل نہیں کیا گیا تھا۔نوٹیفکیشن کے الفاظ پر زور دیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ ایک سال کی میعاد ختم ہونے پر چیئرمین اور دونوں اراکین کے عہدے خالی ہو گئے تھے اور دفعہ 7 اور 8 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے میسور کے مہاراجہ نے ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ریاست میسور میں صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک صنعتی ٹریبونل تشکیل دینے اور مزید درج ذیل افراد کو چیئرمین اور اراکین کے طور پر مقرر کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔یہ سچ ہے کہ یہ نوٹیفکیشن خوشی سے نہیں لکھا گیا ہے۔جب پہلے ٹریبونل کی زندگی وقت کے بہاؤ سے خود بخود ختم ہو گئی تو دفتر میں خالی ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا اور یہ دفعہ 8 کی ذیلی شق (2) کے تحت آنے والا معاملہ نہیں تھا بلکہ جو صورتحال پیدا ہوئی وہ دفعہ 7 کے دائرے میں آتی تھی۔کافی حد تک نوٹیفکیشن کو دفعہ 7 کے تحت بنایا گیا ہونا چاہیے اور ایکسپریس زبان میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت ایکٹ کی توضیعات کے مطابق میسور ریاست میں صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے ایک صنعتی ٹریبونل تشکیل دینے پر راضی ہے۔ دفعہ 8 اور نوٹیفکیشن میں خالی آسامیوں کے حوالے سرپلس کی نوعیت کے ہیں اور یہ اس نوٹیفکیشن کے ذمہ داروں کی طرف سے الجھن کی سوچ کا نتیجہ ہیں۔نوٹیفکیشن کا آخری پیراگراف معاملے کو کسی شک سے بالاتر واضح کرتا ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، کی دفعہ 10 (1)(c) کے تحت عزت ماب مہاراجہ کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اس نوٹیفکیشن کے تحت تشکیل شدہ ٹریبونل 15 جون 1951 کے نوٹیفکیشن کے تحت تشکیل شدہ پچھلے ٹریبونل کو دیے گئے تمام حوالوں کی سماعت کرے گا اور انہیں نمٹائے گا، اور جو 15 جون 1952 کو غیر حل شدہ رہے ہیں۔اس نوٹیفکیشن میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ یہ نیا ٹریبونل نئے سرے سے سماعت کا آغاز نہیں کر سکتا اگر آجروں کے لیے کوئی تعصب پیدا ہوتا ہے، تو یہ نئے تشکیل شدہ ٹریبونل کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ پہلے مرحلے سے ہی تنازعات کی سماعت شروع کرے لیکن جیسا کہ یہ واضح ہے کہ جب یہ تنازعات پہلے ٹریبونل کے سامنے زیر التوا تھے تو ان کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ صرف "مسائل وضع کیے گئے تھے، اور اگر کسی فریق کو ان مسائل پر کوئی اعتراض ہے، تو یہ نئے تشکیل شدہ ٹریبونل کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان مسائل کو دوبارہ ترتیب دینے کے لیے کھلا ہو گا۔ جناب دپھتری نے اس نکتے پر زیادہ زور نہیں دیا اور یہ واقعی تعلیمی دلچسپی کا باعث ہے۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے میں، ان میں سے کسی بھی اپیل میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ ان سب کو اسی کے مطابق برخاست کر دیا جاتا ہے۔ لیکن کیس کے حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

تمام اپیلوں میں اپیل گزاروں کا ایجنٹ: رتنا پر کھی انت گووند۔

تمام اپیلوں میں جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: ایس سبرامنیم۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document